عزاداری حسین - اور اسلام

آیۃ اللہ العظمیٰ علامہ سید علی حائری اللاہوری صاحب قبلہ طاب ثراہ

تاریخی دنیا میں ایک ایسا ہائلۂ عظیمہ اور حادثۂ جسیمہ گذرا ہے۔ جس سے زیادہ مہتم بالشان اور کوئی حادثہ نہیں ہوسکتا یہی وہ ایک حادثہ ہے۔ جس سے تقریباً تمام دنیا کے مذاہب کو کچھ نہ کچھ تعلق ضرور ہے اس عظیم الشان حادثہ کو جس قدر اسلامی دنیا میں عظمت حاصل ہوئی۔ جس سے صغیر وکبیر، برنا و پیر آج تک متاثر ہو کر خون کے آنسوں رو رہے ہیں اس میں شک نہیں کہ دنیا میں اور بھی بہت سے واقعات حادث ہوتے رہتے ہیں۔ اور زمانہ کی گردش کے ساتھ ساتھ ہوتے رہیں گے۔ لیکن کوئی واقعہ ایسا نہیں ہوا ہے۔ جس سے تیرہ سو برس تک اس کا اثر اس طرح باقی رہے کہ گویا کل کا واقعہ ہے۔

زمانہ میں بڑے بڑے انقلاب ہوئے کفر وضلالت کے سیاہ بادل گھر گھر کر آئے۔ خوفناک آندھیاں اٹھیں۔ ظلم وستم کے بادل گرجے، بجلیاں چمکیں، یہ کیوں ہوا؟ سب اسلئے کہ زمانہ سے اس یادگارِ حسینؑ مظلوم کو مٹا دیا جائے۔ مگر جس قدر مخالف کوششیں اس بارہ میں کی گئیں۔ اتنا ہی بے سود، بیکار اور لغو ثابت ہوئیں۔ اور مخالفین سے کچھ بھی نہ ہوسکا۔

آج بارہ سو برس سے زیادہ زمانہ گزر گیا۔ اتنے طویل عرصہ میں زمانہ کی زبردست طاقتوں نے اس رسمِ عزاداری کو بیخ وبنیاد سے اکھاڑ پھینکنے اور بند کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ مگر نتیجہ کیا ہوا۔ نہ تو وہ خود رہے اور نہ انکا کوئی نام لیوا ہی باقی رہا۔ لیکن مظلوم کربلا شہید نینوا علیہ السلام کا ذکر روئے زمینِ شور وشیرین میں اسطرح چمکا جس طرح تمام عالم میں آفتاب کی کرنیں پس یہ وہ غم ہے جس کی اشاعت خدا کو منظور ہے اور کسی کے مٹائے مٹ نہیں سکتی ہے۔

یاد رکھو کہ شہداء عظام کے کارناموں میں ایک خاص کشش مقناطیسی ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ ان کی شہادت اور موت قوم کے حیات کا باعث ہوجاتی ہے۔ اسلئے ہر قوم اپنے قومی شہیدوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ ان کا خاص احترام کرتی ہے۔ انکے کارنامے قومی جوش پیدا کرنے کیلئے خلوت، جلوت اور عام جلسوں میں بیان کئے جاتے ہیں۔ اشتہاروں، رسالوں اور کتابوں کے ذریعہ عام ومشتہر کئے جاتے ہیں۔ جن سے قوم کو جگانے اور اولوالعزمی پیدا کرنے میں خاص اثر ظاہر ہوتا ہے۔

سب شہدا کے سرور وسردار مظلوم کربلا امام حسین علیہ السلام ہیں جنہوں نے ایسے وقت میں اسلام کو سنبھالا ہے۔ جبکہ کشتئ اسلام طوفان میں پڑی ہوئی تھی یزید جیسا دشمن اسلام رَاکِبُ الْفُجُوْرِ وَشَارِبُ الْخُمُوْرِ اسلام

اور مسلمانوں کا ناخدا بنا ہوا تھا۔ایسے وقت میں رسولؐ کا نواسا اٹھا۔ اپنے اہلبیتؑ کو ہمراہ لیا اور کربلا کے لق و دق بیابان میں اپنے اور اپنے اعزا کے خون کو بہا کر اسلام اور اسلام کی طوفانی کشتی کو غرق ہونے سے بچا لیا اور سالکوں کیلئے سفینۂ نجات بن گیا۔ یہ لڑائی کوئی پولیٹکل جنگ نہیں تھی۔ اس میں ملک گیری کا خیال نہیں تھا بلکہ یہ جنگ صرف تحفظ اسلام کیلئے تھی۔ پس پیغمبرؐ اسلام نے اگر اسلام کی بنیاد ڈالی تو حسین علیہ السلام نے اس بنیاد کو دنیا میں قائم اور ثابت کر کے دکھا دیا۔ آپ کی مقدس زندگی آئینہ اسلام ہے۔ ایک مجسم نمونہ ہے کیونکہ آپ کی شہادت سے روحانیت وحق کو فتح مبین حاصل ہوئی ہے۔ اور ضلالت و باطل کو شکستِ عظیم۔ سچ ہے ؎

شاہ است حسینؑ بادشاہ است حسینؑ
دین است حسینؑ دیں پناہ است حسینؑ
سردادنہ داد دست دردست ِ یزید
حقّا کہ بنائے لاالٰہ است حسینؑ

فی الوقع دیکھنے میں یہ ایک شعر ہے۔ مگر سمجھنے اور معرفت حاصل کرنے کیلئے کچھ اور ہی ہے۔ لہذا جس طرح اسلام کو پھیلانا اور لوگوں کو اس کی دعوت دینی ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اسی طرح عزاداری امام حسین مظلوم علیہ السلام کی اشاعت کو ضروری اور فرض عین سمجھ لینا چاہیئے کہ یہی وہ ذریعہ ہے جو بغیر کسی محنت بغیر کسی دقت اور بغیر کسی مشکل کے تبلیغ حق کا کام آہستہ آہستہ کرتا رہتا ہے۔ اور مخالف اسلام قوموں میں اسکا اثر ہوتے ہوئے اس قدر مستحکم ہوتا ہے کہ کچھ زمانہ جانے پر وہ قومیں محض اس عزاداری کے تاثرات سے ہی حلقۂ اسلام میں داخل ہوجاتی ہیں۔